جلد ۱۲ | بمبئی یکشنبہ ۲۲ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء | نمبر ۳

مقدمۃ الجیش

کیا مسلمان دیوانے ہو گئے ہیں

کا تجربہ [illegible] خیالات [illegible] تھے کہ یہ [illegible] تمام [illegible] کی طرف [illegible] نظر رکھنا چاہئے [illegible] مگر [illegible] تو ہمارا ابھی [illegible] بھلا ہو ہی جائے گا۔ مگر [illegible] کیا مسلمان دیوانے ہو گئے ہیں [illegible]

کیا انگلستان جاپان کا گرویدہ ہے

[illegible] ۔ شد دیکھ رہے ہیں [illegible] ہرگز نہیں [illegible] انگلستان [illegible] جاپان [illegible]

محسن الملک کا دوسرا جنم

فدائے قوم محسن الملک کے فدائی [illegible] انہوں نے [illegible] محسن الملک [illegible] قوم نے [illegible] محسن الملک تیرا [illegible]

کسی نے لگوایا بھی؟

آجکل [illegible] میں عام ہے کا ٹیکہ لگانے کی ترغیب دینے کی بہت سی جلسیں ہو رہی ہیں۔ رسالہ اشتہار کی تقسیم ہو رہی ہے جسکے چھاپنے اور تقسیم کرنے میں بھی ہزاروں روپیہ صرف ہو چکا ہے گورنمنٹ کے بڑے بڑے افسر اس کی کوشش کرتے ہیں۔ بڑے بڑے جلسے ہوتے ہیں پنڈت اور ڈاکٹر مولوی چندہ یا اور لیڈر بھی بار بار کی تقریریں ہر جگہ کرتے ہیں۔ مگر کوئی پوچھے کہ آج تک کس کس نے اور کتنے ڈاکٹر اور خود خواجہ کی بجوائی کا تجربہ کیا ہو۔ کس نے لگوایا بھی ہے؟ جی کسی نے نہیں۔ کیونکہ اس لئے کہ یہ سب دکھانے کے دانت تھے۔ لاحول ولا قوۃ۔ کوئی ان بار کچھ دنوں سے یہ بھی ہے کہ لگوں کو ملیک ... گورنمنٹ کو دوسری طرف دکھانا ہے کہ بہت سے لوگ تیار ہیں تو آپ نے کیوں نہیں لگوایا اور کس جلسے میں آئندہ کبھی لگوانے کی خواہش ظاہر کی۔ پھر یہ تو لوگوں کو سمجھانا تھا مگر دکھانا ہے۔

پیر جسم گوہر

دیکھو اس بڑی لوٹ کی عمر تیرہ کی سوا ہو گئی پیر تو ہم ساجی کرتے تھے یہ [illegible] ہو گیا ہے ... گھبرائیں نہیں ... کوئی جا نہیں۔ بہوت ہیں ... نہیں جس سے مراد وہی ... میں کہ ... سلطان ... جو جو ... تک ... عالم جوبن (شباب) کی ... آگئے ... نہیں ... ہر لوگ پیر ... کے شکار ہو گئے ... کا دار و مدار ... اخلاقی ... دہیمانی عورتیں ... [illegible]

کیا کہا ہے مُنے آیا سمجھ

خدا ہمارے گورنر صاحب ... جنرل کو سلامت رکھے بڑی بڑی ہی جو دو دو کہنے مشہور ہے وعدہ کیا تھا کہ دیسی ... ذرا گوشت چشم توجہ سے دیکھئے کہ ہم انہیں بہت مانوس ہیں اپنے تجربوں کے مستند ہیں۔ اور یقینی اپنا اشارہ پھر چلیں گے سرکاری کام بھی چلتا اور دیسی لوگوں کی بھی حوصلہ افزائی ہو گی۔ اچھا کہا بابت تک تو پہنچا مگر ... دیسی ڈاکٹر بنائے گئے۔ شاہ عالم سے عوام ... دیسی ڈاکٹر ... لیکن بھی تحصیل کے چپڑاسی سمجھتے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ جسکو ہر ... سے پر ہیز ہو وہ ذوق شوق کے ساتھ ... منہ ہمارے ... صاحب اگر واقعی رعایا کی جان کی ... چاہتے ہیں تو اسکے رعایا ... خلق کا خیال ... ضرور ہے۔

ترکی ناکامیں ایرانی بلاق

دیکھئے ترکی ... مختلف کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے انگریزی اخبارات ... کا اظہار کر رہے ہیں ... زیادہ ... اور کیا خطرناک ہو گی کہ ترکی تاک اور ایرانی ... کا مضمون ہو گیا ... ترکی ... نے مقام ... پر دعا بولدیا۔ ایرانی ... شکل ہو ترکی ... رہی مگر ... قدم ... ایران ... کی ... ثابت ہوا ... [illegible]

سودیشی جوتے کا نمونہ

گرم و نرم پارٹی میں کانگریس پنڈال کے درمیان کے پیچ تھے جب گفتگو کی مذاق کے پینگ بڑھنے لگے۔ ادھر پارٹی کے بجائے خود تمام ... خریدار ... کسی بہت پسند نے دل لگی میں یا مذاق چھیڑ دیا۔ جسے سودیشی کا پھینک مارا۔ بہ اتفاق سے وہ اگر ایک بڑے سر پر پڑا۔ پھر کیا تھا۔ سودیشی جوتوں پر نہ ور زور کے مضمون تراشے گئے لیکن ... کہ پنڈال میں جوتوں میں چال ... سودیشی جوتوں سے سرفراز کئے گئے۔

اصلیت یہ تھی کہ سودیشی پر مضمون چھڑا تھا۔ اثنا ئے تقریر میں نمونے کے طور پر مسٹر تلک کی پارٹی والے نے ایک سودیشی جوتا پیش کیا تھا۔ ... نے پھر کا نمونہ اچھال دیا۔

اب کس کے سر تاج ...

گورنمنٹ کی عنایت ... میں ... تو ... کی ... جان ... گر ... کی ... کرے کہ ... تو ... [illegible]

[illegible]

پولس کی حکومت

لوگوں کی بدمزاجی اور خود سری کا یہ نتیجہ ہوا کہ
میمن سنگھ کے حکام نے پولیس کو ضرورت سے زیادہ
اختیارات دیدئے۔ اور اگر کیا چاہیے وہ آنکھیں
ایک تو کوئی اکیلا دوسرا ہم چڑھا پولیس پر نہیں کیا
کچھ کم ہے اور جب کچھ شغل بھی تو پھر کوئی کیا
سانپ ہے۔ راج پاٹ ایک طرف یہ اپنی ذاتی بہادری
سے معاملہ کرو ہیں کے دہن چوپٹ کر ڈالنے میں
ذرا کسر نہیں اٹھا رکھتی۔ چنانچہ میمن سنگھ کی
پولیس کا عمل ایسی بنت بھیڑ اور سینہ زوری کا
ہے کہ وہاں گورنمنٹ کی حکومت کا اثر بھی نہیں معلوم
ہوتا۔ بنگالی اخبارات نے جو کچھ کارگذاریاں ان
کی پولیس کی بیان کی ہیں۔ اگر ان میں سو فیصدی
ایک بھی صحیح ہو تو سخت قابل افسوس بات ہے
مگر وہاں کی پولیس چند روز ایسی ہی آزاد رہی
تو تمام علاقہ کا صفایا کر ڈالیگی۔ وہ جسکو چاہتی ہے
برباد کر ڈالتی ہے۔ چنانچہ میمن سنگھ کے ایک اخبار
کے پولیس کی تلاشی لی گئی۔ اور اسی سلسلہ میں
اوسکے ٹائپ وغیرہ پھینک دئے گئے اور [illegible]
توڑ ڈالی گئیں۔ بھلا گورنمنٹ ایسے واقعات کو جائز
سمجھ سکتی ہے کبھی نہیں ہرگز نہیں۔ مگر پولیس اگر
ایسی حرکتیں کرتی ہو تو اپنی ذاتی حکومت سے
کرتی ہوگی۔ سخت تعجب ہے کہ باوجود رپورٹ
کے گورنمنٹ نے ایک کروٹ نہیں لی۔

جان بچی لاکھوں پائے

اس سال کانگریس پنڈال پر ایسا [illegible] سا
چھایا ہوا تھا کہ اگر سیکڑوں ملکی دردمندوں کی
بھینٹ چڑھ جاتے تو کچھ عجب نہ تھا کیونکہ وہ
ناگہانی آفت میں پھنسے تھے۔ اور ایسے [illegible]
کے عالم میں تھے کہ اگر [illegible] ملکی بہادر
بیک بینی و دوگوش نکل بھاگنے کو غنیمت نہ جانتے
تو [illegible]۔ ہر کس [illegible] لالہ جی کا [illegible]
شہیدی کے لقب سے بچا رہ جاتے مگر لالہ لوگوں
نے اس سے جان چرائی۔ اور اس بلے سے [illegible]
کے ساتھ بھاگے کہ نہ جوتوں کی [illegible] ہیں۔
اور نہ پگڑیوں کا ہوش رہا۔ بلکہ جیب میں
جو کچھ تھا وہ بھی اونکی جان کا صدقہ بن گیا
ایسی رسم رہیں تو اخبارات میں ان لوگوں نے
شائع نہیں کرائیں۔ کہ وہ ہول بچے لات کے
کھانے کے علاوہ اونکو بہت کچھ جا کس قدر
بڑھانی پڑی۔ مگر ان کئی شخصوں کی زبانی
سنا گیا ہے کہ جو [illegible] پھیری ہیں
وہ بھی سنبھالکر قدم کھڑی کرکے اور گئے وہ
مالی نقصان سے بال بال بچے مگر جو لوگ بگڑی
اور مردانگی کا جوہر دکھانے چلے ذرا مقابلہ پر
ڈٹے گئے۔ پھبتیوں سے رعب جمانے لگے بس
اونکی شامت آگئی جو کچھ جیب میں اسباب تھا وہ سب نذر
ہو گیا چنانچہ ایک شخص [illegible] وہ بلے کی گھڑی کا [illegible] ایک

حب الوطنی کا پالا کسکے ہاتھ رہا

فریق [illegible] و اکسٹریمسٹ کو اپنے عملی طور پر
زور اظہار شجاعت کا موقع نہ ملا۔ اسلئے فریق نامدر بیچ
بیچ پھپولے پھوڑ رہے ہیں اور انکے اراکین اخبارات
میں مضمون شائع کرا رہے ہیں کہ اگر اکسٹریمسٹ زرق
برق تند ہو تو کانگرس میں ڈوبتے۔ مگر گو ہم بہت
کچھ بچنے لگے مگر پالا ہمارے ہی ہاتھ رہا۔ وہ کیونکر
ایک تو یہ کہ ہم فریق نا ہنجار کے قابو میں نہ آئے۔
دوسرے یہ کہ اوس فریق سے ایک مجاہد کا اگر جہاد
لینے لکڑی چھین لائے چنانچہ وہ لکڑی ہم نے
بطور تبرک یادگار فتح کے بہت حفاظت کے ساتھ
رکھ چھوڑی ہے۔ ہر ہفتہ ایک دفعہ اوسکی درشن
کرائے جاتے ہیں تاکہ اپنے فریق کی شجاعت کا حال
معلوم کرکے اور لوگ بھی اوسکی طرف میلان کریں۔
فریق اکسٹریمسٹ کہتا ہے کہ اوس لکڑی کو موم بتی
سمجھکر دھوتی میں چڑھا لو۔ تم جانتے کیا چیز ہے
ہمارے کسی بہادر نے کسی بچے کے دو چار روپیہ کی
رسید کی ہوں گی جس سے اوسکی چولے چولی بھی
ہل گئی ہوگی۔ وہ بچے نیک [illegible] ایسا ہوگا کہ
اب گھر کیسے جاؤں اور سنتے رہو کہا کہ [illegible]
کی لکڑی [illegible] ہوگی۔ کہ جا اسی کو لیکر چلا جا بس
اوس لکڑی کو تم فتح کا نشان سمجھ بیٹھے اور
گرگٹ کی دم بنی رنگا کر دار رہنا۔ کسی اچھی لیڈر کا
خیال کرکے اوسکی ڈنڈوت کیا کرو۔ (باقی آئندہ)

[illegible]

مبارکباد ختنہ

ہمارے مکرم دوست رسالدار عنایت اللہ خان
صاحب کے فرزند ارجمند کے ختنہ کی مبارک تقریب پر
ہم دل سے مبارکباد دیتے ہیں اور اوسکے غسل صحت کے
آرزومند [illegible] بطفیل پنجتن پاک بہت جلد شفا حاصل ہو۔

کیف شاعر کیف کیف

خدا جانے شاعری کے ساتھ بعض دماغوں میں یہ
خناس بھی کس بلا کا ہے کہ ہم ہیں دیگرے نیست کا
تخیل پہلے ہی مرتبہ [illegible] اور [illegible] دکھا دیتی ہے
اور اسکی حد حاسد و مفسد دہن تک پہنچتی ہے۔

۔ تو بھی خیر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (باقی آئندہ)

ہست پھیری کی آزادانہ اجازت

بنگال کے جس مقام کی پولیس جب ایسی آزاد ہے کہ جو چاہتی ہے کرتی ہے تو پھر بھلا فسادات تو پہنچ پہنچ کی بجا رہے۔ اسکا بازار اور سب سے در حقیقت زیادہ ہونا چاہئے۔ میمن سنگھ کی پولیس کا حال تو مشہور ہو چکا ہے کہ اس نے ایک پریس کو خاک میں ملا ڈالا۔ کیمبل پور کی چھاؤنی کے گوروں کی خود سری کی بابت اخبار جھنگ سیال لکھتا ہے کہ چھاؤنی بازار میں آگ لگ گئی جس میں دو کانیں آتشزدگی کی نذر ہو گئیں۔ ہزاروں روپیہ تو اسی قدرتی بلا کی بھینٹ چڑھ گیا مگر اس جگہ ان واقعہ کے طفیل جو جو نقصان گورہ قوم کے ہاتھوں ہوا۔ وہ بہت سخت ہے۔ پہلے جلی ہوئی دو کانوں کے آس پاس کی دو کانیں بھی خواہ مخواہ گرا دی گئیں۔ اور اس کا مال و اسباب گورہ لوگوں نے بے تحاشا لوٹ لیا کئی صاحب بہادر بھی کھڑے تھے مگر انہوں نے کئی بار منع بھی کیا مگر وہ حرص و ہوس کے بندے کب سنتے تھے وہ بے تحاشا اپنے کام میں مصروف رہے۔ بلکہ اور تماشائی جو انکی لوٹ کھسوٹ پر کھڑے تعریفیں کر رہے تھے وہ بھی یہی کہتے تھے کہ تم بھی لو تو اور لوٹ لو۔

مال لُٹو تو لوٹی جوبن لوٹنے لگے

جھنگ سیال پیسہ پہنچے ہیں کیمبل پور کی آتشزدگی کا حال لکھا ہے اور اس میں فوجی گوروں کی لوٹ کا سین دکھایا ہے۔ اگر وہ سی پلٹن پر فساد کے جاتا تب بھی خیر کچھ مضائقہ تھا ہم یہ کہہ سکتے تھے کہ یہ قوم وحشی تو ہوتی ہی ہے اور اس میں ہوا و ہوس بھی زیادہ ہوتی ہے۔ حکام کھڑے ہو معائنہ کر رہے تھے اور جنٹلمین لوٹ کر رہے تھے اور پھر کا مگر نہیں کی گوروں کی ہوا و ہوس میں وہ زیادہ بہرے ہوئے تھے۔ مگر یہ معلوم کر کے تو خون جگر ہی کھایا کر ہوا کہ ہوس کے ساتھ بخیلی نفسانی کا مادہ بھی ان میں اس درجہ تھا کہ ظالم مال لوٹتے لوٹتے جوبن لوٹنے لگے۔ آتشزدگی کا حصہ تا کر شکر اور گوروں کی وحشیانہ لوٹ کا عبرتناک سین دیکھنے کیلئے جہاں بیسیوں آدمی کھڑے تھے ایک عورتوں کا بھی غول کھڑا تھا جو شور و غل سنکر قریب کے مکانوں سے نکل آیا تھا گو ہمارے جوان ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے تو اب ایسی جنس گرانبہا کی تاک میں لگے اور دو عورتیں ان کے پنجے اور گرفت میں پھنس گئیں [illegible] ہی مظلوم بے تحاشا [illegible] چیخ پڑے [illegible] بچیلے گئے [illegible]

ٹرانسوالی ہندیوں کی شامت

معلوم ہوتا ہے کہ ٹرانسوال کے ہندیوں کے سر پر شامت کھیل رہی ہے کیونکہ اب بھی اپنی غلامی دیسیوں کی ترکیب سے [illegible] بار۔ ہے دوست دیا قوم کے لیے جو کچھ اسکا نتیجہ نکل سکتا ہے وہ معمولی سمجھ والا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے یعنی حاصل کلام یہ کہ [illegible] جیسا کہ یہاں دیکھا [illegible] والی قوم کو نتیجہ ملا ہے کہ [illegible] بڑھتے چلے جائیں۔ اور کسی حامی و مددگار [illegible] ہر شہر چھا کر رہ جانے اور دانت پیس کر [illegible] لینے کے اور کچھ نہیں کر سکتا یہی نتیجہ ہوا ٹرانسوال کے ہندیوں میں [illegible] وہاں کوئی مسٹر گاندھی جیسا لیڈر اسلئے تیار ہو گئے تھے کہ جیسے انگریزوں نے ڈچوں سے [illegible] ٹرانسوال چھینا ہے [illegible] ٹرانسوال کی گورنمنٹ سے ہندیوں کو اپنے حقوق چھین لینے چاہئیں اسکے لئے [illegible] مسلمانوں کو بھی شریک بنایا جانا اسلئے مسٹر گاندھی مسجدوں میں گئے اور احاطہ میں مسلمانوں کو گھیر کر [illegible] ہدایت فرمائی کہ [illegible] کوئی نہیں سنیگا [illegible] زندگی [illegible] اپنے حقوق مانگنے چاہئیں [illegible] مسٹر گاندھی [illegible]

مسٹر [illegible] پیسہ اخبار [illegible] نمبر میں [illegible] پہنچے آپکا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ [illegible] اس [illegible] [illegible]

رعیت حاکم کی فضیحت کیلئے میرزا فضل [illegible] کی ہند کی [illegible] ہے کہ [illegible] پیش کرنا زمانہ گیا [illegible] انکا ہے اس [illegible] اور وہ سمجھے کہ یہ قوم اپنے دیسی حقوق کیلئے جان فدا کر دینگی اور اب [illegible] رعایا اپنی [illegible] شروع کرو [illegible] گاندھی [illegible] شروع [illegible] انتظام کر رہے ہوں گے

[illegible] ٹرانسوال کے مظلوم ہندیوں [illegible] لکھتے ولایت میں بھی ایک زبردست کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اور [illegible] ہے۔ بس ہم کو بھی [illegible] مظلوموں کی طرف [illegible] دو چار [illegible] جائے۔ [illegible] ہندی اہل ولایت کی [illegible] قانون [illegible] مجبور کریں۔

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

کانگریس کے پنڈال مین جو تی پیزار جو کچھ ہونی تھی ہوئی مگر اب ہر دو فریق اپنی اپنی جگہ پر اسباب پاپوش کاری کی تحقیقات کے درپے معلوم ہوتے ہیں۔ گرم پارٹی کے لیڈر نرم پارٹی والون کے سر تمام الزام تھوپتے ہیں۔ اور نرم پارٹی کے لیڈر گرم پارٹی والون کا قصور بتاتے ہیں اب اسمین میر فیصل کون بنے اور بنے تو فیصلہ ہی کیا کرے۔ گھر کے بھیدی لنکا ڈھانے پر آمادہ معلوم ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے ایسے ایسے جوہر کھول رہے ہیں کہ مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ دونون بڑے ذات شریف ہیں ہر دو فریق کے اخبارات اپنے اپنے راگ الاپ رہے ہیں۔ نرم پارٹی کے اخبارات گرم پارٹی کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اور گرم پارٹی کے اخبار نرم پارٹی والون پر لعنت بھیجتے ہیں۔ غرض کہ دونون پارٹیون کی طبعی شرافت کے جوہر کھل رہے ہیں۔ اب کوئی کہے تو کیا کہے۔ اور سمجھے تو کیا سمجھے۔ ایسے موقعہ پر تو عرفی شیرازی کا فیصلہ بہت ہی معقول اور بہت ہی واجبی معلوم ہوتا ہے۔ دربار اکبری مین عرفی فیضی اور ابوالفضل مین جو رقابت تھی سبھی کو معلوم ہے کہا جاتا ہے کہ عرفی کو زک دینے کے خیال سے ایک روز ابوالفضل اور فیضی نے سر دربار اوس سے لغو اور مہمل سوالات کرنے شروع کیے۔ ایک نے پوچھا عرفی! مذہب شما خیریہ ملل ست؟ اسنے کچھ نہ کہا۔ پھر دوسرے نے پوچھا عرفی مذہب شما کدام ملل ست؟ وہ [illegible] جواب کیون نہیں دیتے تو کہا [illegible]

یا وہ شور اشوری یا یہ بے نمکی

کانگریس کا جلسہ ختم ہونے کے بعد کانگریسی اخبار اسبات پر ہمیشہ بڑا زور لگایا کرتے تھے کہ ایسے مسلمان بکثرت کانگریس مین شریک ہوئے تھے گو اس سے نہ گورنمنٹ وہرو کا کچھ جاتی تھی نہ مسلمان متنفر ہوتے تھے مگر کانگریس کے نظم کے ہر بند کے ساتھ یہ ٹیپ کا مصرعہ ضرور ہوا کرتا تھا۔ ابکے جو سر و نبرزنانے کی پیٹین چہابل گئین۔ تو اور تو سب بک دیا مگر یہی ٹیپ کا مصرع ہضم کر گئے۔ ابکے یہ معلوم ہی نہوا کہ اجلاس مین کتنے مسلمان شریک ہوئے تھے اونہون نے گرم پارٹی کی شرکت کی۔ یا نرم پارٹی کی۔ اور دونون مین شریک ہوئے تو کتنے گرم پارٹی مین تھے اور کتنے نرم پارٹی مین گرم اور نرم پارٹی مین شریک ہونیوالون کے ناموں کی بھی ضرورت تھی کہ انکی بہادری یا جوش جنون اور اعتدال پسندی کا پتہ لگ جاتا۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے تھا کہ اونکے دہوتی بند بھائی جب بیچ ہیلون سے ایک دوسرے کا سر پہلا رہے تھے تو مسلمان آخر کیا کر رہے تھے اونہون نے بھی کچھ مدد کی یا تک تک دیدم دم نکشیدم پر عمل رہا۔ قرائن سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان تھے ہی نہیں ہوتے تو ایسا عمدہ موقع پا کر وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہ رہتے۔ ضرور ہی اپنے اپنے فریق کا ہاتھ بٹاتے۔ اور جو ہاتھ بٹاتے تو یہ خبر نہوتی کہ ایک چیتا پہرا ہوتا آپڑا۔ بلکہ جوتون کی آواز اخبارات کے بغیر کانون تک پہنچتی اور تمام الزام مسلمانون کے سر تھپتا۔

خوب ہوا کہ سرکار نے نہ سنی

کانگریس جس وجہ سے وجود مین آئی ہے اوسکے بانیون نے چند گورنمنٹ ایکٹ منسوخ کرانیکی جان توڑ کوشش کی مگر ہمیشہ منہ کی کھائی انہین قوانین مین جنکے منسوخ کرانے پر زور لگائے گئے تھے ایک آرمز ایکٹ بھی ہے۔ آرمز ایکٹ کی وجہ سے رعایا کو ہتیار بلا اجازت رکھنے کی ممانعت ہو گئی ہے۔ اگر گورنمنٹ کانگریس کو کام [illegible] اور کانگریس والون کی فضول چیخ پکار پر متوجہ ہو کر آرمز ایکٹ کو منسوخ کر دیتی۔ اور پھر ۲۷ دسمبر کو کانگریس کے پنڈال مین سورما مسلح ہتیار ہاتھ مین لئے ہوئے ہوتے تو تمام آفت بڑے بڑون کے سر لاتی جوتون کو تکلیف نہ دیجاتی۔ اور افسوس کے ساتھ کہ کھلے بستر لپیٹ جاتے اور گھر وغیرہ کو آنجہانی کہنا پڑتا اور کانگریس کی بولتی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتی۔ اور بڑا افسوس تو یہ ہے کہ پنڈال کی کرسیان ٹوٹنے کی نوبت نہ آتی جسکا نقصان خدا جانے کتنا دینا پڑا ہو گا۔ اور چپے جوتون کی بجائے [illegible] کی وجہ سے ملک کا کتنا روپیہ برباد ہوا ہو گا مگر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ آرمز ایکٹ منسوخ ہونے پر کیا دہوتی بند بھائی جو نکسیر کا خون دیکھ کر بیہوش ہو جاتے ہیں۔ کیا اسلحہ کا استعمال کر سکتے۔ مگر ع

برہنہ سلاح جنگ چہ سود

سچ ہے۔ تاہم پنڈال مین تو سبھی قسم کی مخلوق ہوتی ہے۔

معرکہ آرائی

دوگانہ کے دو ٹکڑے

خدا ہمارے نوابصاحب کو اس قصبہ کے سر پر سلامت رکھے۔ گو وہ اپنی ریاکاری اور ظاہرداری میں کیسے ہی ہوں مگر اسمیں شک نہیں کہ بلحاظ مرتبہ آپکی موجودگی سے یہ ظاہرداری مذہبی امور میں اسلامی سیتے کو شیر و شکر بنائے رکھتی ہے۔ چنانچہ جب سے مسٹر ظاہر خان بہادر کی علیحدگی اس خطہ سے نیست و نابود ہوئی تھی۔ ہر سال عیدالضحیٰ کے دوگانہ میں قریب بالشد کے مسلمان جمع ہو جاتے تھے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض دیسی ریاستوں میں والیان ریاست کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ یعنے بیشک نواب صاحب عشرت کدے سے برآمد ہوتون پیش امام صاحب ہاتھ پر ہاتھ دھرے نواب صاحب کا انتظار کرتے رہیں۔ اور وہیں روسا چونکہ پابندی اوقات کو غلامی سمجھتے ہیں اسلئے وہ خدا کے دربار میں بھی تمکنت کا پہلو لئے ہوئے حاضر ہوتے ہیں یعنے جب انکی جی چاہا برآمد ہوگئے۔ اتنی ہی پابندی اون کے لئے ایسی ہوتی ہوگی کہ دوسری نماز کا وقت آنیسے پہلے نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ روسا کی اس تغافل شعاری میں نفع بھی ہے نقصان بھی۔ نقصان تو یہ کہ جو لوگ سویرے اوٹھتے ہی نہا دھو کر ذوق شوق میں بھرے عیدگاہ میں آبیٹھتے ہیں۔ وہ تو نوابصاحب کا انتظار کرتے کرتے جھو ہو جاتے ہیں۔ اور فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ بالی بچوں کی پخ پخ یا بناؤ سنگار میں رہجاتے ہیں وہ نوابصاحب کی مساوات کے طفیل مزے میں پہنچتے ہیں کہ گھر سے نکلیں سب کے پیچھے اور عیدگاہ سے نکلیں سب کے ساتھ۔ بقول شخصے ع رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی۔ وہ دنیا کی جھگڑوں کو بھی اطمینان سے انجام دیا۔ اور نماز بھی مل گئی۔ اس قصبہ میں بھی یہی حال ہے کہ نواب صاحب بہادر نماز کے آخر وقت تک کسی وقت پہنچ جاتے ہیں مگر ہمیشہ اول وقت گذار کر۔ اسلئے عام لوگ دیر میں پہنچنے کے عادی ہوگئے۔ مگر اس سال عجب اتفاق ہوا۔ کہ جس کمبخت نااتفاقی کا بیج بو دیا۔ لوگ تو رہے اوسی دھوکے میں کہ امام صاحب نواب صاحب کے انتظار میں بیٹھے مکھیاں مار رہے ہوں گے آخری وقت تک پہنچ جائینگے اور یہاں نواب صاحب تشریف ہی نہیں رکھتے تھے۔ وہ علی گڑھ میں مع اہل وعیال کے کسی کی شادی میں شریک تھے۔ عوام کو غائب نواب صاحب کی عدم رونق افروزی معلوم نہ تھی اسلئے وہ حسب معمول عیدگاہ میں حاضر ہوئے۔ اور امام صاحب ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے وہ اب انتظار کرتے تو کسکا کرتے اور کیوں کرتے نوابصاحب کی موجودگی میں تو بیشک نواب صاحب کی نماز پڑھنی پڑتی تھی اور آج اپنی نماز پڑھنے کا موقعہ ہاتھ آگیا۔ نوابصاحب ریاست کے زعم میں سیکڑوں آدمیوں کو ترسایا کرتے تھے امام صاحب نے اسکے بدلہ میں سیکڑوں نمازیوں کی پرواہ نکرکے اون کو اول جماعت سے محروم رکھا۔ بہت سے بہت پچاس آدمی ہوں گے۔ آپنے فوراً دوگانہ واجب ادا کر دیا اور ہاتھ جھاڑ بیٹھ رہے۔ اب جو لوگ جوق در جوق آنے شروع ہوئے تو دیکھو عیدگاہ میں عید کے آثار نہ دکھائی دئے۔ بڑے حیران ہوئے کہ کیا معاملہ ہے۔ دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ ہمیشہ نواب صاحب سستی یا امارت کا رنگ جمائے تھے تو آج امام صاحب نے پھرتی یا امامت کا پاور دکھایا یعنے ساڑھے سات بجے تک نماز سے فارغ ہو بیٹھے۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ عیدالضحیٰ پر کالگیر کا سایہ پڑ گیا۔ خیر جوتے بازی تو اس طریقہ سے نہیں ہوئی لیکن دو ٹکڑے ہونے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہا۔ فرق یہ ہے کہ اوس میں گرم و سرد پارٹی تھی۔ اس میں امامی اور نوابی۔ وہاں سورت کا میدان تھا یہاں جہانگیر آباد کی عیدگاہ۔ غرض یہ کہ سوائے جوتے بازی کے دونوں کے پتے برابر ہیں اور غالباً آئندہ ہمیشہ کے لئے یہی طریقہ رہے۔ خدا ان کٹھ ملوں کو ہدایت دے کہ وہ اپنے حلوے مانڈے کے لالچ میں غیر قوموں کو اسلامی معاملات میں انگشت نمائی کا موقعہ نہ دیں اور مذہبی اصول کی پابندی سوچ سمجھ کر کریں ورنہ اسلام کے حق میں بیٹہ ہوگی۔

راقم — بقلم
ایک خیر اندیش — جاسوس

اذان ہوگئی

مولانا شیخ بہادر صاحب بہت دوڑتے لپکے، جلدی آئے، اذان ہوگئی۔ جی ہاں۔ ارے میاں تم کون ہو جو علیک سلیک صبح ہی صبح دوڑے لپکے جلدی آئے اذان ہو گئی کی صدائے بے ہنگام لگاتے آدھمکے۔ اجی آپ تو نرے مولوی ہی معلوم ہوتے ہیں کہ جہان ذرا سی کسی نے آپکے ساتھ علیک سلیک میں چوک کی کہ چٹ اوسپر کفر کا فتوٰی رسید کر دیا۔ اور یہاں آپکو یہ خبر ہی نہیں کہ آپکے میاں

جہان اپنے کسی مسلمان بندے کو ذرسی عزت دیدی
اور جہان دو ٹکے کو سوان دروڑے پھرتے تھے۔
اور اب جو منٹم ومسٹم۔ اڈیٹر۔ گدہ گاڑی
لے تو یہ گھوڑا گاڑی وغیرہ پر سوار صبح و شام
ادہر ادھر کی تکے ہوا کھانے۔ تو ہمارا ان کے
مزاج کا پارہ امیٹر جو تھا وہ ایک سو چار ڈگری
سے تجاوز کر کے ایک سو باون ڈگری پر پہنچگیا
اور اب جو ان کے ساتھ کسی نے بھولے بھٹکے
علیک سلیک کی ٹھہرادی تو انہون نے اسکو
جواب مین .... دکھا دی۔ یا یون سمجھئے کہ
اگر کسی نے ان کے ساتھ السلام علیکم کی ٹھہرادی
تو انہون نے بجواب علیکم السلام کے ... کی
جانب نیچی نگاہ کرکے ذرسی سر کو ہلادی۔ تو
اب آپ ہی فرمائیے کہ اس سے سمجھنے والے کیا
سمجھین گے۔ ارے ہان تم اپنا نام و نشان
بھی کچھ بتاؤگے۔ یا یون ہی مغز چاٹے جاؤگے
اجی واہ جناب آپنے ابھی تک ہمین پہچانا
بھی نہین۔ اجی گرو جی مین آپکا پرانا
چیلا ہون۔ اخاہ ارے ہان اتنی مدتون
کس بھوم مین روپوش ہوگئے تھے۔ واللہ
آپنے تو اسوقت خوب ہی پتہ لگایا۔ اجی
گرو جی بنگالہ مین سنگم و ہان بہوم
کے درمیان کے بیچون بیچ مین ایک بہوم اور
جو کہ بیر بھوم کے نام سے مشہور ہے دہین [illegible]
ایک بیر و بیرنی آفت کی پرکالہ شیطان کی
خالہ لڑکی فروشن سے پالا پڑ گیا تھا۔ کہ جسکی
[illegible] مین اتنے دنون الجھے رہے۔ خیر خدا
خدا کرکے ادہر سے پیچھا چھوٹا کہ جو آج آپکے
درشن کو حاضر ہوا۔ اچھا تو وہان کی کوئی تازہ
خبر و بہی سناؤگے۔ اجی گرو جی ادہر بہوم
کی خبرون کی تو ابھی کچھ نہ پوچھئے آئندہ کبھی

وقت سن لیجئے گا۔ لیجئے دوڑئے۔ لپکئے
جلدی آئیے۔ اذان ہوگئی۔ ارے ہان کچھہ
بتاؤگے بھی کہ کون سی نماز کی اذان ہوگئی۔
یا یون ہی اذان ہوگئی کی رٹ لگائے جاؤگے
واہ جناب آپکو پتہ خبر ہی نہین۔ اجی عید الفطر
کے دوگانہ کی اذان ہوگئی۔ ارے ہان تم
آدمی کا بچہ ہو کہ نرے سڑی ہی معلوم ہوتے ہو۔
اجی خدانخواستہ ایجناب کیون سڑی کہنے
لگے۔ سڑی ہون گے تو میان موذن صاحب۔
کیون جناب تو کیا سچ مچ عید الفطر کے دوگانہ
کی اذان نہین ہوتی۔ اجی آپکے ہمارے شہر
کے ایک محلہ بنا ہازار مین عید الفطر کا دوگانہ
تو ساتھ اذان کے ادا کیا گیا۔ ارے بھلے آدمی
عید الفطر کے دوگانہ مین بھی کہین اذان ہوئی ہو
صلوۃ البتہ ہوتی ہے۔ اجی آپ اولڈ فیشن
کے پرانے کھوسٹ مولوی اس نئے مسئلہ کو
کیا جانین۔ خدا سلامت رکھے ہمارے بڈھہ کے
میان جی صاحب کو کہ نت نئی ایک نہ ایک مسئلہ
گڑھتے رہتے ہین۔ خیر اب اس سے دس قدم آگے
بڑھکر ذرا پچاسی تلے میدان کی عیدگاہ کے دوگانہ
کی کیفیت سنئے کہ اس میدان مین ایک قدیمی
عیدگاہ بنی ہوئی ہے۔ اور اسی عیدگاہ
مین ہر سال کم سے کم چار پانچہزار آدمیون
کی جماعت ہوتی ہے۔ اور اسال بھی اسی
قدر آدمیون کی جماعت تھی مگر اس مرتبہ تو
یہان عید الفطر کا دوگانہ ایسی بے ترتیبی
اور بد انتظامی کے ساتھ ادا کیا گیا کہ جو آجتک
کبھی نہ ہوا تھا۔ یعنے ایک تو یہ کہ نمازیون
کے بیٹھنے وغیرہ کا کوئی انتظام و سامان نہ تھا۔
خیر جیسے جیسے نمازی آتے جاتے تھے اور جہان
جہان جسکا سینگ سماتا تھا وہان وہان اپنا اپنا

رومال وغیرہ بچھا کر بیٹھتے جاتے تھے۔ ادہر
پیش امام صاحب کے اہالی موالی منشی صاحب جنکا
نام ... عبداللہ صاحب۔ چپراسی صاحب شعبان
خان رمضان خان وغیرہ وغیرہ کا یہ حال تھا
کہ ہر ایک آنے والے نمازیون سے رومال پھیلا
پھیلا کر فطرہ کا پیسہ وصول کرتے جاتے تھے۔
اور بیچ بیچ مین رقم فطرہ کی ہر ایک نمازیون سے
پیش امام صاحب کو وصول ہوگئی اور سکے
بعد حسب اجازت پیش امام صاحب کے جماعت
صف باندھکر نماز کے لئے کھڑی ہوئی مگر صف
کھڑی کرتے وقت نہ تو فطرہ لینے والے مولوی
صاحب کو اور نہ تو انکے اہالی موالی آنکھون
کے اندھون کو یہ نسوجہی۔ اور نہ یہ خیال ہوا کہ
اسقدر کثیر جماعت مین ہر دو خواہ تین صفون
کے بعد ایک ایک تکبیر کہنے والا تو مقرر کر
کھڑا کر دین تاکہ نمازیون کی نماز مین خلل
اور حرج نہ ہونے پائے۔ مگر بھلا ہمارے
مولوی صاحب کو ان سب تکبیرون سے مطلب
ہی کیا ٹھہرا۔ چاہے کسی کی نماز ہو یا نہ ہو۔
خیر اب جو جماعت نماز مین کھڑی ہوئی۔
تو ایک تو فقرا اور لڑکون کا شور وغل
دوسرے اور ہر راہگیرون کا یہ حال کہ
اندر صف جماعت سے گذرتے جاتے تھے
تیسرے ادہر عدم تکبیرات کہنے والون کے
نمازیون کی یہ کیفیت کہ جماعت کے نصف لوگون
کا تو پورا دوگانہ ادا ہوا اور بقیہ نصف
لوگون کا ادھورا۔ یعنے ایک ہی سجدہ ادا
ہوا۔ اور اکثر سے بعض کا دوگانہ ایک ہی
رکوع سے ادا ہوا۔ افسوس [illegible]
کہ فطرہ کے پیسہ کی وصولی کا تو مولوی صاحب
کو اور ان کے اہالی موالی کو اسقدر خیال کہ

جماعت سے ایک کو بھی کرانا نصیب ہوا اور مقتدیوں کی شدت سے ایسی بے خبری کہ کسی کے پریشان حال بھائی پھرنے کہ کس کی نماز ہوئی اور کس کی نہیں۔ اچھا گرو جی بندہ رخصت۔

راقم آپکا چیلہ از مقام پہرہ دستر خانہ۔

آزاد کی کا خط پنچ کے نام

(آزاد ہی آزادی کہہ [illegible] فرماتے ہیں: ذرا شتے کا)

ایسی باتین کبھی آگے نہ سنی نہیں جانتا

[illegible] دیکھے زمانہ میرے پیچھے کر چکا

آزاد تو اسی بارادہ میں قلم پکڑنے کا کہ بیٹھے ہی رہ گئے کہ آج خط لکھیں کل لکھیں۔ آپ چاہتے جس بات کو ہوئی کہ وہ گئی پر سوکر اسی استعجاب تو کیا۔ وہاں استغفار ہی ڈھیلا ہوگیا۔ اور اپنی آزادی جو چڑیل کی طرح اپنے سر پر بیٹھی ہیں جیسے اونہیں شتر بے مہار اپنے ہاتھ کی طرح رکھا ہے بلکہ زیب کے آزاد دین و دنیا سے آزاد پھر رہے آزاد و بنا دیا ہے۔ انہیں مگر صاحب اسی خیال سے کہ یہ ہوا ایسے کل ہی کو سنتا اس سے نہیں نکلنے کا۔ بیشک خود ہی اسکی تکمیل پنچ کے حوالے نہ کر دیا سے پنچ جا پہنچا اب آزاد بتمامل نمبر کر اپنا اسپ [illegible] کسی ہوا اسطرح ٹمک ٹمک جولان کرتے ہیں پیچ جو رکت کبھی جاتی ہے قدم آہستہ آہستہ اٹھتے چلے الیسے پنچ ۱ صدی گئی قربان گئی اس زعفرانی صورت موہنی مورت کے کہ آزاد کو بھلا دیا۔ اس بار وہی سے اور پھر گر دون ہالی دوڑ گیا اور ہر اونی سکہ بار دون نے بھی چاروں طرف سے نگاہ دیکھنا شروع کر دی ہے۔ اور میں نے بھی بے فوراً پنچ کو اطلاع کر دی ہے۔ یا یہ خیال [illegible]

وزیر شاہی [illegible]

اور گئی۔ جنہوں نے اونچی اگاڑی پچھاڑی باندھ رکھی تھی۔ اور آئینہ میں صورت دیکھ دیکھ کر پچھاڑی پھر کا پھیڑ کا کر کوئے مشکا مشکا کر اونکی ڈم فاختہ ہی رکھا تھا سو وہ بھی بن جو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو کی مصداق ہو گئی ہیں۔ بس کہا ہے جیسے آزاد ہیں ویسے ہی آزاد یعنے اسم با مسمی ہو گئے ہیں سبب یہ کہ دل کو سمجھانے کی خاطر پھر وہی بڑا مشغلہ ہے یعنے رات دن دوات میں قلم پڑا رہتا ہے۔ اور یہ اوسیکا نتیجہ ہے کہ دو پیچ لئے تو یہ دو مضمون خدمت اقدس میں ارسال کئے گئے۔ آپنے اونہیں دوگانہ سمجھا دوگانہ نہیں بلکہ پنجگانہ کی نیت ہو جہاں وہ معاملہ نہیں کہ آ شبہ یا کیا الٰہ یا تین سو ساٹھہ کا مضمون ہو بلکہ اگر آپ پہلی ہی آواز پر کچھ رحم فرماتے تو ابھی تک در اقدس پر کاغذی گھوڑے نہ دوڑائے جاتے مگر آپ جبل جاڑے کی وجہ سے تکیہ میں یا لحاف میں یا کسی پنچ کے گہیر دار سایہ میں لے تو یہ ہنگریز گہس گئے ہیں کہ پھر ٹاپتا کا ٹاپتا ہی رکھا۔ تیر معنی مامعنی۔

آزاد کا ہر ہفتہ آپکی یاد میں قلم گھسنا یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اسکا تجربہ آپکو ہوگیا ہے اور اب بھی وہی مضمون ہے۔ بقول شخصے ؎

تم جو چاہو تو یہاں گرمی محفل ہے وہی

مگر شرط یہ ہے ہر ہفتہ ذرا ان سفر کے اپنی رباعی دکھا گئے۔ پھر یہ ممکن ہے کہ آزاد سامنے ہو اور وہ آپکو دیکھکر اپنی چونچ نہ کھولے۔ معاف کیجئے گا بہت بڑی سمع خراشی ہوئی۔ اب مجھے نئے سال کی آمد میں ایک تک بندی جو بھی نے کی ہے۔ ذرا اوسکو بھی ملاحظہ کیجئے۔ ان تو پھر بہرن کا ہی کر بلکہ کان بہت صاف کر سنئے ہ۔

ساقی جو دی جلد کی خندق بستی سراپا گند و ہی بشبشہ

آئی دن بہار کا ان چپا چپ جیسے ذرہ ذرہ کی نکہت

اوہو ساقی نیا دن آیا

بھر لا اک مشکا بھر کے جیسے کہ جاوی کی اسپنج بھر کے

ذرہ سو ہوتی تیری سرکے اچپلے بندی ہرا سا بہر کے

اوہو ساقی نیا دن آیا

اک گیا اور دوسرا آیا مژدہ زہرا کل کو سنایا

جسکی خوشی میں پیٹ بھلایا آپ ہے اور رنگ جمایا

اوہو ساقی نیا دن آیا

سال نو کا نیا دن آیا عیش و طرب کا سنگ ہوا یا

سنتے ہر دن کو اس نے بہلایا سب نے ملکے گیت یہ گایا

اوہو ساقی نیا دن آیا

عیش و عشرت کا ہے چرچا رنج و الم کا بند ہو در کھا

کتب اور اسکول کا ذوقا کا سر کو نیزہ سے کاٹا پیرا

اوہو ساقی نیا دن آیا

گاؤ بجاؤ شکو چنکو آنندے ہو کے بزم میں بیٹھو

اب بہار میں پھولو پہٹ کر غزل گھڑی آج تو چنکو

اوہو ساقی نیا دن آیا

آپ ہو پیارا روکر ہلاؤ تا بہ خود وہ دیکھو جی کو

نیروں کے بدلے تو نہ بچاؤ خوش ہو ہو کر پھر یہ گاؤ

اوہو ساقی نیا دن آیا

جو بند ہے گورا کالا ایک بنا ہے ایک پیالہ

شکل و شمائل رنگ نرالا سو رہے ہی جگے جیالا

اوہو ساقی نیا دن آیا

جسکو دیکھو وہ مشتاق ذرا فرش سے ہے یکتا

او ہوا و ہو آیا آ ہا دن بیکہ دستا دن کو ترنگ

اوہو ساقی نیا دن آیا

لاؤ ستار بجاؤ دشن گھن گیت نیا ہو اور پیری [illegible]

مست جیسے ہو ایک [illegible] [illegible]

اوہو ساقی نیا دن آیا

پنچ کو ہو وے سال مبارک بندہ کو ہو وے کال مبارک

جنہوں کو اسپال مبارک آزادی کو دال مبارک

ادیب ہمانی نیسا پوری آبادی

بغــــــــــــــــــلسا

ایجاس ہی کیا ہے جو بیاں کروں ہوں
مجھے آئین کی شرح بیان آ نہ آتے

واقـــــــــــــــــف

آزادی

جاسوسوں کی رپورٹیں

لندن ۱۰ مارچ کو ۔ گورنمنٹ جاپان نے سخت انکار کر دیا ہے۔ اور اسی پر اصرار ہو رہی ہے کہ گورنمنٹ چین کو دوسری ریلوے جنوبی منچوریا کے مقابلہ کی تعمیر کرنے کی اجازت نہ دیجائے کیونکہ اگر ایسا کیا گیا تو گویا معاہدہ پیکنگ کی سخت خلاف ورزی ہوگی۔ جاپان نے یہ تنگ دھمکی دی ہے کہ اگر کام شروع کر دیا ہے۔ تو کل اسباب کو معاملہ پر وہ قبضہ کر لیگا۔

اٹلی کی گورنمنٹ نے سومالی لینڈ کے گذشتہ معرکہ کے متعلق چند ضروری معلومات حاصل کرنے کی جو درخواست کی تھی اسکے جواب میں برطانیہ عظمیٰ کے منسٹر نے ظاہر کیا کہ میں نے سنا ہے کہ کپتان بوگلی وادی مارا گیا۔ اور کپتان سرلیا سی زخمی ہوا اور مفقود ہے۔

بلغاریہ نے لیونح پر قبضہ کر لیا ہے اور اسکے ساتھ لیبرین کا پسپا ہوا ہے اور اسکی حالت نہ قرار دیتی ہے مراکو کے عائفہ والوں نے عام جہاد شروع کر دیا ہے۔ اور کل قبیلوں نے لڑنے جنگ میں شریک ہوگئے ہیں۔

جدہ سے تازہ خبر ملی ہے کہ ہیضہ سے کل اوسط تعداد اموات روزانہ ۱۰۰ کے قریب ہے

برٹش سٹیمر ارفیلڈ چٹان سے ٹکرا گیا تھا۔ اسکے تختے ساحل دیکو پر بہنے لگے۔ فرض کیا جاتا ہے کہ اسپر کے کل ملاح غرقاب ہو گئے ہیں جنکی تعداد قریب ۱۲ کے تھی۔

شام زرا سے پنیر کا ایلچی نے رپورٹ کیا ہے کہ امریکن بیڑہ کے ایک حصہ کو اڑا دینے کے متعلق ایک سازش کا پتہ لگا ہے یہ سازش انارکسٹ پارٹی نے کی ہے۔

ایران کی موجودہ حالت کی اصلاح کیلئے اور ملکہ ان کو از سرنو مرتب دینے کے لئے ایک فرنچ افسر ڈنشو پیریت کا تقرر کیا گیا ہے۔

لندن ۱۲ مارچ کو جیسٹ پیٹرزبرگ سے موصولہ پیغام سے ظاہر ہے کہ روس گورنمنٹ کا جاسوس نکلا متعینہ ماکو بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ ترکی

سپاہ ایرانی حدود میں ہونے کو تعداد ہے اور یہ کارروائی شروع ۔ غیر سبب کیا جائیگی۔

پارک سے موصول شدہ ایک تار برقی سے ظاہر ہے کہ تین تا تین سنا م سعد کی مجبور ہو رہی گرفتار کر رہے ہیں ان لوگوں پر شبہ ہے کہ قرق انداز سے رشتہ رکھتے ہیں اور انہیں الگ رکھنے سے پہلے بیڑہ کے سعد کو اڑا دینے کی تجویز کی ہے۔

تحقیقات کی ایک شخص مرض متعدی پھیلانے کی کمپنی کو علاج ابدار کر نیوالے جرمن ڈاکٹر بانی کی سوسائٹی نے ۱۰۰ پونڈ کا انعام شائع کیا ہے۔

گورنمنٹ ٹرکی کو یہ سپاہ کو معلوم ہوا کہ باشندگان ایران مقام مرزا کی پر روانہ ہو گئے تھے۔ مزید سپاہ کی امداد مقام بارود پر روانہ کر دی گئی ہے۔

ہونا کانگ سے موصول شدہ ایک تازہ تار برقی سے ظاہر ہوا کہ انڈین کے قریب ۶ پولیس کیپر مارے گئے۔

عجیب لاثانی اور مفید دوائیں

حب مقوی باہ۔ قوت باہ کیلئے ازحد مفید ہیں دو خوراک قیمت ایک روپیہ ... جواہر مفید امراض کیلئے مفید ہیں دو خوراک قیمت ... دمہ کی گولیاں۔ ایک ہفتہ میں پورا فائدہ ہو جائیگا ... کھانسی کی گولیاں۔ جن کے اندر آرام ہو جاتا ہو دو خوراک ... نسخہ اصلاح مثانہ کی گولیاں۔ ایک ہفتہ میں آرام ہو جائیگا ... بواسیر کی گولیاں۔ ایک ہفتہ میں آرام ہو جائیگا ... خونی و بادی بواسیر کی گولیاں۔ جن سے بالکل صحت ہو جاتی ہے ... آتشک کی گولیاں اور روغن ... برس کے سنجیدہ کیلئے تیل ایجاد کیا گیا۔ اسکی مالش ایک کیلئے ایک ہی میں آرام ہو جاتا ہے۔ نیز در رنگ۔ طاعون کی گولیاں۔ دو روز میں شکست ... ہر جگہ طاعون ... سفوف مفید۔ یہ سفوف مفید اور ... ایک گلائے کو ... فائدہ ... تعویذ ہر قسم ... ہر کام کی ... المشتہر حکیم محمد حسین ... متصل ... بمبئی

اشتہار

کل قسم کے چولہے جیسے پرائمس ... وغیرہ وغیرہ جو بغیر بتی کے جلتے ہیں جنمیں مٹی کا تیل استعمال کیا جاتا ہے جسکا خرچ بہت کم آتا ہے ... فروخت ہوتے ہیں سوداگروں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔



المشتہر ڈی۔ ڈی۔ پوسٹ والا اینڈ کمپنی
۱۰۶ ... بمبئی

ہندوستان کے مشہور شفاخانہ یونانی آگرہ
بڑے بازار ... حکیم محمد حاتم خان صاحب
دہلوی ... تمام جسمانی امراض کے حکمی تجربات و
ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویات و کشتہ جات نیز
عمدہ معجونات و شربت وغیرہ نہایت صحیح و
معتبر ارزاں نرخ پر ہر وقت دستیاب ہوتے ہیں
بڑی فہرست مفت
المشتہر مہتمم شفاخانہ

ہندوستانی تاجروں کو دو دو ہفتے کی قید یا سزا دیگئی
ہے اور ایک سابق فوجی سپاہی کو لکھ کر بلایا گیا
پر انکار کرنے سے دو ماہ کی سزا دی گئی ہے۔

لارڈ کرزن سابق وائسرائے ہند کثرت آرا
سے آئرلینڈ کے امیر منتخب کئے گئے اور ہاؤس آف
لارڈز کے رکن چنے گئے۔

واشنگٹن کی تازہ خبروں سے ظاہر ہے
کہ آبادیوں میں وارد ہونے والے لوگوں کی فہرست
سے معلوم ہوا کہ کل ۱۳۰۳۹ وارد جاپانی گذشتہ
دسمبر ۱۹۰۷ء میں جسقدر جاپانی مقام مذکور میں داخل
ہوئے تھے اس سال میں اتنے کم جاپانی داخل ہوئے

لندن ۲۱ جنوری ۔ [illegible] کی مجلس شوری [illegible]
کے مقابلہ میں [illegible] بیکاروں اور پولیس میں جنگ
چھڑ گئی ہوئی ۔ پولیس نے کل ہزاروں سے مقابلہ کر دیا
اور اکثر بیکاروں کے سینوں پر زخم آئے مقام [illegible]
بھی بیکاروں نے اودھم مچایا اور چاہا کہ ان لوگوں
نے پتھروں سے پولیس پر یورش کر دی تھی ۔ [illegible]
میں بیکاروں کی کل جلسیں وا ہوئی تھیں ۔ [illegible]
فریق نے مرتب کی تھیں جن میں کل ۱۰ ہزار آدمی
شریک ہوئے تھے ۔ [illegible]
جس میں بہت جلد لوگوں کو [illegible]
کی اس حالت کی [illegible] جیسے نرمی [illegible]
سے جاری کئے گئے تھے ۔ [illegible]
باعث اسقدر خون بہا تھا ۔ [illegible]
[illegible] تمام زمین خون آلودہ ہوگئی تھی

ایک روسی [illegible] جنرل جو مقام [illegible]
[illegible] کا کورٹ [illegible]
گرفتار کیا گیا۔

[illegible] نے [illegible] کے
[illegible] جہاں ہندوستانیوں [illegible]
کے خلاف عدالت کا [illegible] قانون [illegible]

[illegible] کر رہا ہے۔
کی اطلاع مقام [illegible] واقع مراکو [illegible] کے اطراف
میں ۲ ہزار فرانسیسی سپاہ پڑی ہوئی ہے۔

مراکو کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے
کہ مولائے حفیظ نے دارالسلطنت فاس شہر میں اپنے سلطان
ہونے کا اعلان کر دیا ہے ۔ یہ شہر مقدس شمار کیا جاتا
ہے کیونکہ یہاں اکثر علما اور مذہبی پیشوا رہتے ہیں
اس سبب سے یہ معنی ہیں کہ علما کی جانب سے مولائے
حفیظ کو بڑی امداد ملیگی مولائے حفیظ کے [illegible]
[illegible] کے مقام [illegible] پر قبضہ کر رہا ہے ۔ [illegible]
لشکر [illegible] لشکر یہاں سے روانہ ہوگیا ہے

لندن ۲۲ جنوری ۔ قسطنطنیہ سے [illegible]
ایک تازہ خبر سے معلوم ہوا کہ ایرانی سفارت [illegible]
اسلام بول نے باب عالی سے [illegible] کر کے خاص توجہ
اس امر کی جانب مبذول کرانے کی کوشش کی ہے
کہ ترکی حکام [illegible] ایرانی سرحد کے ایرانی [illegible]
[illegible] کو [illegible] دے رہے ہیں کہ وہ [illegible]
پر آمادہ ہو جائیں ۔ سرحد کے ایرانی [illegible] نے ظاہر کیا تھا
[illegible] ہے کہ [illegible] شورش [illegible]
ہونے [illegible] ایران کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ کرنا
غیر ممکن ہوگا۔

[illegible] کے اہم جاپانی بندرگاہ [illegible]
[illegible]
قوانین کے [illegible]
اگر کوئی [illegible] داخل ہونا چاہے اسکے لئے اجازت

گریٹ ایسٹرن ریلوے [illegible] اسٹیمر [illegible]
[illegible] کے باعث ایک [illegible] کے ساتھ بندرگاہ
[illegible] میں [illegible] ہے ۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] ساحل کی [illegible]
[illegible]

اپنی سخت [illegible] پڑ رہا ہے۔

گورنمنٹ جاپان نے سخت ممانعت کر دی ہے
کہ آئندہ کوئی جاپانی ہوائی میں جا کر آباد نہ ہو جاپانی
قبل ازیں وہاں مقیم ہیں ان کے اہل و عیال یا قریبی
رشتہ داروں کو صرف جانے کی اجازت دیجائیگی۔

لندن ۲۲ جنوری ۔ خلیج برطانیہ میں کچھ
ایسا کہرہ پڑ رہا ہے کہ [illegible]
[illegible] تاریکی چھا گئی ہے کہ اسٹیمروں کی آمد و رفت
بالکل مسدود ہو گئی ہے۔

نیو یارک میں سخت [illegible] پڑ رہی ہے
برفباری اور طوفان برپا ہے اکثر مقامات پر [illegible]
تعمیرات کا کام [illegible] ہو گیا ہے ۔ [illegible]
بندرگاہ میں [illegible] لنگر انداز ہوئے ہیں۔

[illegible] سے موصول شدہ تار برقی سے ظاہر
ہوا کہ [illegible] ٹرانسوال [illegible] اراضی و معاش
[illegible]
[illegible] نہیں کی ہے ۔ [illegible] ٹرانسوال [illegible]
[illegible] قانون [illegible]
لیکن [illegible]
والے [illegible] ٹرانسوال میں آ سکیں۔

مقام [illegible] فریق نے [illegible]
[illegible] لیکن پولیس نے [illegible]
ایک سخت جنگ [illegible] اور [illegible]
سخت استقلال سے میدان صاف ہوگیا۔

فرنچ گورنمنٹ نے ایک [illegible] اسٹیمر [illegible]
[illegible] کی تلاش کے لئے بھیجا ہے خیال کیا جاتا ہے
کہ وہ ہوا کے زور سے سمندر میں [illegible] ہے ۔ [illegible]
شدید کہرہ پڑ رہا ہے قریب [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے ۔ تازہ خبر سے معلوم ہوا کہ [illegible]
بچائے گئے ہیں۔

لارڈ [illegible] کلکتہ مین پولیس کی [illegible] کی۔ [illegible] انسپکٹر پولیس دس سب انسپکٹر اور پولیس کانسٹیبل [illegible] گو نشستون مین [illegible] کر چلے گئے۔ ان کا منزل مقصود نامعلوم ہے کانسٹیبلون کو بھی معلوم نہین۔

گزشتہ جمعہ کے دن سیالدہ اسٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر دو گاڑیون کا تصادم ہوا انجن کا فائرمین مرگیا اور [illegible] کے چار آدمی زخمی ہوئے ایک کی الفور [illegible] ہوگا۔

[illegible] نے قحط اور خشک سالی کا [illegible] کرکے حکم نافذ فرمایا ہے کہ زمیندارون کے خلاف کسی قسم کی ڈگریان عدالتون سے جاری نہ ہونے پائین۔

[illegible] سی آئی ای کی [illegible] رئیس [illegible] کی وصیت کے بموجب [illegible] تجارتون پر [illegible] کا [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] کلکتہ کو تحفہ دئے گئے ہین۔

مدارس گورنمنٹ [illegible] شدہ طلبا کے واسطے رعایت کردی ہے۔ [illegible] کلاسون کے طلبا جون [illegible] مین داخل ہوسکینگے اون کی تعداد [illegible] ہے۔

دولت علیہ کا دخانی جہاز [illegible] جو [illegible] سے آستانۂ علیہ اور طرابلس الغرب کے بیچ آمد و رفت کیا کرتا تھا۔ حال مین [illegible] کے اندر [illegible] مین ڈوب گیا۔ اوسکے ملاحون مین سے [illegible] آدمی بچ گئے [illegible] ایک [illegible] کو [illegible] کی پاداش مین بہادری کے خطاب [illegible] کردیا۔

حسب معمول پچھلے [illegible] کے وقت [illegible] بارش کا [illegible] کے اکثر حصص مین ہوگئی جس سے سردی [illegible] لگی ہے۔

رنگون کے قریب ایک گاؤن مین ایک [illegible] سالہ [illegible] نے [illegible] حاصل کرنیکے لئے اپنے مکان و مال و اسباب کو آگ لگادی اور خود بھی [illegible] بیچارہ خودکشی کرلی۔

ہمکو [illegible] کی خبر ہے کہ [illegible] مجلس [illegible] کے لئے دس ہزار روپیہ ماہوار کی رقم گورنمنٹ نے [illegible] یہان کے لئے منظور فرمائی ہے۔

مقام [illegible] (حیدرآباد سندھ) کی [illegible] سے [illegible] قیدی فرار ہوگئے۔ سنتریون کی بندوقون سے نشانہ لگاتے ہوئے بھاگ گئے۔

[illegible] راولپنڈی [illegible] پنجاب مین [illegible] کسی قدر [illegible] پنجاب کے بعض مقامات مین ابر [illegible] کے آثار پائے جاتے ہین۔

عدالت [illegible] مین [illegible] حسین اور [illegible] کا مقدمہ [illegible] کو پہنچا فیصلہ ملتوی ہے۔

سفیر عثمانیہ مقیم ایران نے حضرت [illegible] سے استدعا کی ہے کہ [illegible] کے [illegible] خوبی [illegible] کسی حکمت عملی سے کام لیا جائے۔

فرانسیسیون کی ایک جماعت [illegible] آثار قدیمہ کی [illegible] کے لئے وارد ہوئی ہے [illegible] اطراف مین فی الحال [illegible] کا سلسلہ جاری کرنا چاہتی ہے۔ حکومت مصری نے اسکی اجازت دیدی ہے۔

مصر مین فوجی خدمت کی میعاد [illegible] سال تھی اور یہ میعاد اکثرون کو سخت ناگوار تھی [illegible] قانون کے رو سے ۵ سالہ فوجی خدمت لی جاتی ہے۔ اس میعاد کے بعد اگر کوئی شخص اپنے عہدہ سے برطرف ہونا چاہے تو اسے ۲۰ پونڈ (۲۰۰ روپیہ) بطور انعام دیا جائیگا۔

مقدونیہ کی ایک خبر ہے کہ باشی بزوک ترکان کا ایک رسالہ [illegible] مقدونیہ مین گشت لگاتا پھرتا ہے۔ جہان کوئی مفسد یا باغی مل جاتا ہے اوسکی اچھی طرح گوشمالی کردیتے ہین

مسٹر [illegible] بحیثیت جرمنی سفیر [illegible] آستانۂ علیہ مین [illegible] کرچکے ہین یا کسی قدر [illegible] اپنے وطن روانہ ہوگئے [illegible] خدمت [illegible] مین باریابی کا شرف حاصل ہوا [illegible] سفیر موصوف کی عزت افزائی کی۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ مولائے عبدالعزیز نے اپنے بڑے بھائی عبدالحفیظ سے چند شرطون پر صلح کرلی ہے۔

ساحل طرابلس الغرب پر پچھلے دنون ترکی حکام کو ایک جہاز پر ناجائز [illegible] کا شبہ ہوا تلاشی لینے پر اوسمین سے ۸ ہزار پونڈ بارود ۲۵ رائفل اور [illegible] ہزار کارتوس برآمد ہوئے جو سب ضبط کئے گئے۔ اور کپتان جہاز گرفتار کرکے تمام واقعہ کی باب عالی کو اطلاع دیگئی۔

افسوس کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین موسم سخت بگڑ گیا ہے۔ وبائی ہوا زور سے پھیل رہی ہے۔ ہیضہ کی [illegible] ۲۷ جنوری کو [illegible] ہیضہ سے وقوع مین آئین [illegible] جنوری کو ۹۰ کیس ہوئے۔ اموات کی تعداد ترقی پر ہے۔ ترکی ڈاکٹر بڑی [illegible] سے کام لے رہے ہین۔ خدا اپنا فضل و کرم کرے۔

صحرائے حجاز مین جہان سے حجاز [illegible] گذرے [illegible] دو چار [illegible] کے فاصلے پر فوجی چوکیان قائم ہوتی جاتی ہین۔ مقام [illegible] ریلوے کا جنکشن قرار دیا جائیگا

استنبول مین ۱۸ دسمبر ۱۹۰۵ء کو تمام سفراء یورپ کی ایک مجلس مسئلۂ مقدونیہ پر غور کرنے کے لئے قائم ہوئی۔ مجلس نے یہ طے کیا ہے کہ [illegible] بادشاہ کی باتین اگر صحیح واقعات پر مبنی ہونگی تو [illegible] کاربند ہونا تمام سفراء یورپ کا فرض ہوگا۔

سفیر [illegible] انگلستان [illegible] باب عالی سے شکایت کی ہے کہ ترکی فوج

بمبئی ۔ گذشتہ ہفتہ اتوار کو ۲ بجے کے قریب وجنیا سٹریٹ میں ایک مسلمان کی دوکان میں آتشزدگی واقع ہوئی تھی ۔ جو کہ اوس مقام پر [illegible] آتشزدگی کی خبر پاتے ہی آگ بجھانے والے انجن موقع واردات پر پہنچ گئے جنہوں نے جلد آگ فرو کر دی ۔ جس [illegible] آگ لگی [illegible] کا بیان تھا کہ ۱۰۰ روپے کا نقصان ہوا ۔

آنا پانڈو پسکہ نام کا ایک ہم ساوار [illegible] گذشتہ ہفتہ کو اپنے مکان سے دو منزلہ کی کھڑکی کے پاس کھیل رہا تھا زمین پر گر پڑا شدید چوٹیں آئیں علاج ہو رہا ہے ۔

پرسوں حضور شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم کی تخت نشینی کی سالگرہ ہونے کے باعث شاہی توپخانہ سے [illegible] کی گئیں اور بندرگاہ میں سرکاری جنگی جہاز تیار [illegible] ۔ ان پر جھنڈے اڑائے گئے تھے

گرانٹ روڈ واقع گلابی سٹریٹ کی بھیسی [illegible] میں عبداللطیف حسین بائی ولد [illegible] کے مکان میں پرسوں نصف شب آتشزدگی واقع ہوئی اوس مکان [illegible] نقیر علم پا رہا تھا ۔ [illegible] نکلا اور ایک [illegible] اور [illegible] منزلہ پر [illegible] آگ [illegible] ہوشیار [illegible] ٹوٹ گیا ۔

پرسوں صبح ۱۰ بجے [illegible] سکول [illegible] کی ٹرام [illegible] جب [illegible] سے [illegible] ٹرام [illegible] مقام [illegible] ٹرام کی سواریاں [illegible] ایک آدمی ایک بڑھیا کے سر میں سخت چوٹ آئی [illegible] علاج ہے ۔

بائیکلا میں مسٹر ہینڈ ڈپٹی [illegible] نامی جو جانی لے اپنے [illegible] کو بہکا کر لے جانے کا الزام عاید کیا تھا ۔ معلوم ہوا کہ مسماۃ کی شادی [illegible] سات برس کی تھی [illegible] خوش و خرم [illegible] سے بھی آگے [illegible] شکایت کی کہ میرا خاوند مجھ پر جبر کرتا ہے اور رشتہ دار ان سے [illegible] آنے جانے نہیں دیتا اوسنے مجھے مار کر میرے زیور اتار لئے [illegible] کی زبانی معلوم ہوا کہ ملزم مسماۃ پر سخت ظلم کرتا ہے [illegible] ہر گھر میں متفق رکھتا ہے اور شام کو [illegible] ایسے جبر و تشدد کے نشانات مسماۃ کے بدن پر ظاہر ہیں جنکے اثر سے وہ لاغر ہو گئی ہے مالک مکان نے [illegible] کو بلا کر ملزم کو ہدایت کر دی تھی کہ مسماۃ پر اتنا ظلم نہ کرے ایک روز میں مسماۃ سے ملنے گیا دروازہ پر قفل لگا تھا میں نے دریچے سے اوس سے گفتگو کی یہ سنکر عدالت نے مسماۃ کو اس تکلیف سے [illegible] کا وارنٹ جاری کیا چنانچہ وہ عدالت میں پیش کی گئی اور [illegible] کے مطابق اظہارات دئے کہا مجھے سخت تکلیف اور ظلم [illegible] میں نہیں رہنا چاہتی اور اپنے بھائی کے پاس ہوں [illegible] اور جیسی حالت عدالت دیکھ رہی ہے پہلے [illegible] تھی عدالت نے کہا جب مسماۃ خود اپنے خاوند کے ہاں جانے سے انکار کرتی ہے تو عدالت اوسکی مرضی پر چھوڑتی ہے کہ جہاں اوس کا جی چاہے رہے ۔ چنانچہ بحکم عدالت مسماۃ اپنے بھائی ہمراہ چلی گئی ۔

کالا ڈونگر مسٹر [illegible] نے ایک گمنام ہندو کی لاش پر بذریعہ پولیس تحقیقات کی معلوم ہوا کہ [illegible] روڈ پر برقی ٹرام کی زد میں آ کر کچلا گیا تھا ۔

مسٹر [illegible] داروغہ سٹی نے پولیس کورٹ کی ہے کہ ایک طلائی زنجیر دو گھڑیاں اور ایک [illegible] کل ۵۵۰ روپے کی مالیت ڈاک [illegible] سے چوری گئی ۔

گذشتہ چہارشنبہ کی شام کو مسماۃ [illegible] بائی ایک ہندو عورت آئبرٹ روڈ کے قریب ایک پولے کے [illegible] کے پاس کام کر رہی تھی [illegible] آدمیوں نے دیکھا ۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر نکالی گئی تو مردہ تھی ۔

گرگام پولیس کورٹ میں [illegible] مسٹر [illegible] بائی رستہ [illegible] ایک [illegible] گذشتہ [illegible] کو اپنی خالہ مسماۃ [illegible] بائی کا خون کرنے کے جرم میں پیش تھا ۔ معلوم ہوا کہ [illegible] ملزم نے کمرہ کا دروازہ بند کر دیا اور اپنی خالہ کے سر کو پتھر سے کچل ڈالا ۔ مسماۃ [illegible] مر گئی ۔ ملزم گرفتار کیا گیا ملزم بالکل دیوانہ [illegible] پھر دوبارہ تحقیقات کے لئے پیش کیا گیا ۔ ڈاکٹر [illegible] نے بیان کیا کہ [illegible] معلوم ہوا [illegible] پاگلوں کی حالت میں [illegible] ملزم کو [illegible] نے سیشن سپرد کر دیا ۔

بائیکلا میں مسٹر [illegible] چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس میں [illegible] رمضان نامی ایک [illegible] پر الزام [illegible] ایک گمنام [illegible] اور اسکی موت کا باعث ہونے کے جرم میں پیش تھا [illegible] اظہارات لے جانے کے بعد صاحب مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ تو ہو چکا ہے کہ ٹرام اوس وقت تیز جا رہی تھی مگر ملزم کا ارادہ یہ تھا کہ [illegible] جو [illegible] ہے ۔

[illegible] مسٹر [illegible] پرنٹر و پبلشر و مالک و ایڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھاپا کر اخبار ہذا کے مقام سے شائع کیا ۔